© rasailojaraid.com

اور آیت نمبر ۸۵ - اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر قرآن و حدیث کا صحیح فیصلہ مرحمت فرمائیں۔

کیا ہم مسلم ہی اچھے لگتے ہیں یا بریلوی یا دیوبندی مسلم سمجھے اُمید ہے کہ آپ مدلل جواب دیں گے۔

جواب:- یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ فرقہ واریت سے بالاتر رہ کر ایک مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ حنفی، شافعی وغیرہ فرقے نہیں ہیں علمی حلقے ہیں۔ انہیں "علمی حلقوں" کی سطح تک رکھنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ جیسے علی گڑھ کے فارغ التحصیل کا اپنے آپ کو "علیگ" لکھنا، "ندوہ" کے فارغ التحصیل کا اپنے آپ کو "ندوی" لکھنا قابل اعتراض نہیں ہے۔ اسی طرح امام ابوحنیفہؒ کے علمی مدرسہ سے منسلک ہونے والا اپنے آپ کو حنفی کہہ سکتا ہے۔ لیکن اس سے آگے بڑھ کر تحزب اور تعصب میں مبتلا ہونا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اور "ھو سماکم المسلمین" (اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے) کے بھی منافی ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالوں کا جواب درج ذیل ہے۔

۱- ظلماً قاتل دنیاوی سزا کے ساتھ اُخروی سزا کا بھی مستحق ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کی خشیت اور اُخروی سزا کے خوف کے تحت اپنے آپ کو خود رضا کارانہ طور پر قصاص کے لیے پیش کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ "قصاص" دنیوی اور اُخروی دونوں سزاؤں کی جگہ لے لے۔ ہاں اگر قاتل میں احساسِ گناہ اور توبہ کا جذبہ پیدا ہی نہ ہو تو دنیوی سزا اُسے اُخروی سزا سے نہیں بچا سکتی۔

"قتل" "حقوق العباد" سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے "خون" کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

"اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء" (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ کتاب القصاص)

البتہ قتل کی اُخروی سزا ابدی نہیں ہے بلکہ بالآخر ختم ہوگی اور قاتل بھی جنت میں چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔" (سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸)

(بالیقین اللہ اپنے ساتھ شرک کرنے والے کی بخشش نہیں کرے گا۔ اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔)

© rasailojaraid.com